



منشور محمدی

BANGALORE.

منشور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باخاتم و ہر امده منشور محمدی - توریث بلا توریث انجیل - گویان صفت و شیرتہ و غیرہ

منبر ۲۵ مطبوعہ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۰۳ ہجری ۱۵

اشھارہ اخبار شترہ دار بمضامین ترویج مذہب عیسوی چھپنا ہر قیمت سالانہ ۵ روپیہ معہ محصول بدزیوے منی اردو زبانم ہستم کنی چاپ ہر

سوالات

محج الطاف لطیف جناب محمد شریف صاحب زاد اللہ الطاف سلام علیکم - مختصر مدعا یہ ہے کہ نیاز مذہبی ایک قطعہ خط معہ سوالات ذیل بنام مسیحی مکر صاحب انسر سلوشن آرمی یعنی ملکی فوج کے نام بامید جواب روانہ کیا مگر انسر مذکور نے ایک سوال کا ہی جواب تحریر نہ کیا مجبور بعد انتظار در آن سوالات کو بخدمت والا بامید طبع ابلاغ کرتا ہوں ترمد کہ اگر مناسب و منظور ہو تو اپنے اخبار نامہ رسے کسی مقام پر جگہ دیکر راقم کو مرمون منت فرمائے اور بخدمت جمیع حضرات پواد سے التماس ہے کہ یہ سوالات گویا اصول موضوعہ منظر ہوں بعدہ تحریر جواب حضرات پواد رسے راقم اعتراض پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ہوشیار ہاشید۔

سیوم نبی کی عہد عتیق میں کیا شناخت ہے۔
چہارم ابنہ اور ابن ایک ہے یا دو اور رعیت اور شخصیت کی کیا تعریف ہے اور تمیز غیرت کیا ہے۔
پنجم انسان واسطے انسان سے کس دلیل قطعی سے ہو سکتا ہے اور کفارہ کی شرائط مندرجہ عہد عتیق کیا ہیں۔
ششم حرامی بچہ کی نسل سے یا کنیز زادہ کی نسل سے بنی ہو سکتا ہے یا نہیں؟
ہفتم شفیع سے واسطے عہد عتیق میں کون کون سی شرطیں ہستم گناہ کی تعریف کیا ہے۔ نہم جب دو قول میں تضاد من واقع ہو تو وہ اقوال لایق تسلیم ہیں یا قابل انکار۔
دہم اجتمع مذہبین محال ہے یا ممکن ہے اور اگر ممکن ہے تو اس کی کیا دلیل ہے۔
یازدہم جسم اور روح اور توحید اور تثلیث کی کیا تعریف ہے۔

تفصیل سوالات

اول کریئل و رکمانڈرا پیف اور گورنر جنرل اس فوج کا کون کون ہے۔
دوم خدا کے واحد کی عہد عتیق میں کیا تعریف ہے۔
سیروہم انسان خدا ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر ہو سکتا ہے تو

تو اس کے واسطے کون کون سی شرط لازم ہے۔

چہارم ہم عہد عتیق میں کسی شفیع کا ذکر ہے یا نہیں۔

پانچواں ہم ملعون نجات پاسکتا ہے یا نہیں۔ ترصد کہ

ہر سوال کا جواب بدلائیل نقلی ہو جواب عقلی لایق

نہی راجی نہ ہوگا۔ آپکا نیازمند

محمد تقی فضل حسین معین الواعظین شہید بھائی پوری مقیم کلکتہ۔

بقیہ مضمون نقارہ محمدی

ای ہادی صاحب یہ مقام دفر من نہیں چیکئے تاک

کئے کا مقام ہے زبان بند کیجئے ورنہ منہ کی کہا بیگنا

الزامی ہادی جناب ارشاد فرمائے کہ کتاب پیدایش

ہے کتاب یکا شفا تک کتنی کتابیں ہیں اور اس

میں کس قدر فقرہ ہیں ان کی تعداد کیا ہے اور

جو کتابیں اور جو فقرہ کہ منسوخ ہوئے ان کی تعداد

کس قدر ہے اور کتابوں کے کیا نام ہیں اور یہ بھی یاد

رہے کہ یہ قرآن اپنی انجیل نہیں ہے کہ جس سے مضمون

سے ثابت ہے کہ راہ ربیت سے کام ہیں جو یسوع نے

کئے اور اگر وہ جہاد لکھے جاوین تو میں گمان

کرتا ہوں کہ کتاب میں جو لکھی جائیں دنیا میں نہ سما سکیں

حالانکہ اس مضمون کو لو تو اپنے انجیل کے اول باب

اور نیز اعمال کے اول ہی باب میں تکذیب کرتا ہے

اور بدانت راقم سوئے اسکے اس عبارت میں

شاعرانہ مبالغہ ہے جو ناراستی کا انبار ہے اس لئے

جلد سے نزدیک دو ہونے قول میں تعارض ہے پس

ہم بقول مشہور راہ تعارض خاتما قضا سمجھتے ہیں ارشاد

ہرگز مجھے تحریر پر یوحنا و حاموٹ نہ جو لکھنے سے ہاتھ

رہے ان کی تعداد کیا ہو اور وہ جو مائیک مہاب

پر انتنت کا قول کتاب مراۃ الصدق صفحہ ۱۸۱

میں ہے کہ دین کے معاملہ میں چہ سوا امر ہیں جنہیں

خدا نے مقرر کیا اور کتاب مقدس میں انکا کہیں

ذکر نہیں ان کے درج نہ کرنے کا سبب کیا ہے

تنبیہا پر اظہار عہدیتا ہوں کہ اگر آپکو ناسخ و منسوخ

کی نسبت کچھ اعتراض ہو تو بطور حفظ مانعہ یا

بموجب نقل مشہور کہ دین سنگ بہ بقمہ و دختہ

یہ تصور کر لکھے ویتا ہوں کہ عہد جدید اور

عہد عتیق میں ایسے مضامین کہ ورسو لکا منسوخ

ہونا کیسا و نثر کے دفتر آپ لوگوں نے منسوخ کر دے

جو کچھ کہ آپ اور لکھا جواب تحریر فرما دین ہو جو اپنا

قول رابعا۔ یہ کہ جعفر کلام الہی حسب عقیدہ محمدیوں

سے شروع سے اخیر تک جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس لائے اور جو کچھ کہ محمد صاحب نے

اپنے کام اور کلام سے لوگوں کو سکھایا اس سبکو

اپنے ماتہ سے حضرت نے ایک کتاب میں قلم بند کیا

یا کسی اور نے کتاب میں لکھا اگر رشتہ اول ہے

تو گفتگو نہیں ہے اور اگر رشتہ دوم ہے تو جتنے

لکھا اسکا نام کیا ہے اور اسکی معتبری پر کون

کونسی دلیلین ہیں کہ اس نے وہی لکھا ہے جو حضرت

نے فرمایا تھا اس میں کچھ کمی بیشی اور تغیر و تبدل

ہیں کی

ما قول۔ واہ کیا خوب چہوتا منہ اور بڑی بات

آپنے کس منہ سے یہ سوال کیا آپکا منہ اور یہ سوال

ای صاحب میرے سامنے لواتا یہ حال ہے جیسا جراث
کا یہ قال ہے۔

دیا سلامی جو پیچین تھے اور سر کندہ

ہوے ہیں صاحب لشکر بنا کے ایک جہنڈا

ہواے باغ جہان سے نگیون ہو دل بندہ

کہ مینی مرغی کا بچہ کہو نکلتی ہے اندر

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

کہان راہہ ہوج کجا کلواتیلی سبحان اللہ سید کی

کو پی ز کام ہوا۔ فرمائے تو کہ جس وقت اپنے سوا

جسد تحریر کے اس وقت آپ کے حواس جسد میں

کون انتشار رہتا کس واسطے کہ آپ کے بار بار وہ

اور خرب بازی سے ثابت ہے کہ یا تو آپ سے

دماغ میں خلل ہے یا آپ مجسم بہ مکرو زور میں مسج

علیہ السلام نے آپہی جیسی لوگوں کو انجیل متی

باب ۲۳ ورس میں بدکار کہا ہے اور پو لو س

کی تعلیم سے توصاف ظاہر ہے کہ وہ مکاری کی جار

دینا ہے نامہ فلی پہلا باب کا ۱۰ ورس دیکھو۔

اس دہو کہ وہی سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپکو

یہ امید ہے کہ اہل سلام کہی تو کہتے ہیں کہ حضرت

نے قرآن مجید اپنے ماتے سے لکھا اس جہاں کو دما

سے نکال دالے علماء اسلام میں سے برگز کوئی

اس اپنی ابلہ فریسی میں نہ آویگا اور نہ کہی

زبان سے کہیگا کہ حضرت نے خود قرآن مجید اپنے

ماتے سے لکھا کیونکہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ آپ

ہی ان پڑھ تھے اور وہ عبارت یہ ہے فاتموا

بالمد و رسولہ البنی الامی اور مخالفون کی گوری

سے ثابت ہو کہ آپ امی تھے مؤید الاسلام مصنف

جانب دیون پور ت صاحب صفحہ ۵۰ فرمیرن ہیلر

صاحب مصنف لب التواریخ اسی تاریخ کے جلد ۲

باب ۲ اور سوانح عمری مسیح علیہ السلام مصنف ایان

صاحب ۴ باب اور اپالوجی مصنف گاؤ فری ہگنیر

صاحب دفعہ ۴۴ ڈاکٹر فائز میزان الحق سہا

فصل ۳ اور پادشا سلام مؤلف اندرسن ہر اولی

جلد اول صفحہ ۶ یہ اسم نویسی گوانان امی ہونے

جناب والا کے ہے اس خلل دماغی کا پادری صاحب

کسی ڈاکٹر معتبر سے معالجہ کرے کیونکہ آپ کو

مالیخو لیا ہے اس کے ترقی سے جنون ہو جاویگا۔

اور واضح ہو کہ کاتب حی ایک شخص نہ تھا کہ حکام

لکھا جاوے بلکہ چند اشخاص تھے منجملہ ان کے ابی

بن کوب اور زید بن ثابت انصاری اور علی

ابن ابی طالب اور شریل بن حسنہ وغیرہ تھے

جسکی صحت تحریر کے گواہ حفاظ قرآن ہیں ہر ایک

کیونکہ اس جملہ قرآنی کو جو معرفت جبریل علیہ السلام

حضرت کو وحی ہوتا تھا حاضرین خدمت بنوی

فورا بلا وقت حسب تعلیم جناب حضرت رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم حفظ کر لیا کرتے تھے اور خود جناب

والا کو ہی حفظ ہو جاتا تھا کہ جو بعد نزول وحی

بہوتے نہ تھے جسکی قرآن مجید خود ہی گواہی

دیتا ہے سقر تک خلا تنسی پس کاتبان قرآن

کی نقابت اور صداقت اور معتبری کی گواہی

بیع صحابہ کے اقوال سے ثابت ہے دو چار نہیں کہ جن سے نام قلم بند کروں اور قرآن مجید کی تحریر میں کچھ کمی و بیشی نہیں ہوئی اور نہ تغیر و تبدل ہوا کسی تفسیر قدیم یا حدیث معتبر سے ثابت نہیں بلکہ قرآن آپ کے دعوے کے مخالف بیان کرتا ہے۔

اگر کان ہوں تو سنو۔ قولہ تعالیٰ عزوجل لایا نینہ الباطل من بین یدیه ولا خلفہ۔ ایضاً۔ وبالحق

ازلناہ وبالحق نزل۔ اور کمی بیشی وغیرہ کا خدا عزوجل محفوظ ہے کیونکہ مجال کم و بیشی کرنا کی نہیں جسکی خبر خود قرآن مجید میں موجود ہے۔ قولہ تعالیٰ

انما نحن نزلنا الذکر انما لعلنا فظنون بمقابلہ اس بات کے ہلکے کا تباہی وحی کی معتبری کے دلائل لکھنا کچھ ضرور نہ تھا صرف آپ کے اطمینان کے واسطے صد

میں کچھ لکھ دیا گیا یا پوری صاحب تعصب کو چھوڑ کر اپنے فرقہ کے لوگوں کی گواہی اپنے دعوے کے ابطال میں کان کھول کر اور جو اس قسم کو جو کہ

آپ کے بوجہ تعصب منتشر ہو رہے ہیں یکجا فرما کر سنئے اظہار ولیم مسیور صاحب بہادر نفست گورنر ممالک مغربی و شمالی پر اسٹنٹ سیف آف محاذ

مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۴۷ جلد نمبر امین نسبت غیر محرفی قرآن مجید کے گواہی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ قرآن کو بالیقین ہم ایسا ہی محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا کلام سمجھتے ہیں کہ جیسا مسلمان اس کو کلام الہی سمجھتے ہیں اور نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہر ایک فرقہ قرآن کا صحیح

اور بلا تاویل محمد صاحب کا کہا ہوا ہے اور اسی جلد کے ۵ صفحہ میں فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اپنی خاص کتاب کا ہمارے کتب مقدسہ کے اختلاف عبارت سے مقابلہ کرنا ایسی چیزوں سے مقابلہ کرنا ہے جسکی حالات اور اصلی امور میں کچھ ہی

مشابہت نہیں ہے اظہار پادری عماد الدین ہدایت المسلمین مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۰ میں لکھتا ہے کہ قرآن آج تک وہی قرآن ہے جو محمد صاحب

سے عہد میں تھا اظہار مسٹر صفدر علی عیسائی اگر اس استت جیل پورا اپنی کتاب نیا زمانہ کے جو مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ء کا ہے صفحہ ۱۰۶ میں اقرار کرتا ہے کہ تمام

اصول ایمانیہ اور ارکان اسلام اور تعلیمات اور اخبار وغیرہ جملہ مطالب و مقاصد سب روایتوں اور قرآنوں کے بموجب یکساں ہیں کچھ اختلاف

نہیں ہے اس جہت سے قرآن محرف نہیں ہے اور نہ اس کو کہہ سکتے ہیں کہ اب قابل اعتماد اور اعتقاد کے نہیں ہے پادری صاحب حسب اظہار

گواہان و بدلائل بالا کے یہ قرآن صحیح اور غیر محرف ہے لہذا التماس کرتا ہوں کہ انصاف کو ماتھے نہ دیجئے اور یہ رباعی استماع فرمائے۔ رباعی

بدھر کیت کہ آن نیت درامان خدا
وے حفاظت قرآن خاص شان خدا
گمان نقص بہ قرآن نمودن اسانیت

زبان دراز بود بندہ بازبان خدا
الزامی۔ پادری صاحب فرمائے کہ تباہی انامیل

معتبری کی کیا دلیل ہے انکو تو جناب مسیح علیہ السلام
بے ایمان اور کم اعتقاد اور شیطان کہا ہے اور پلوس
پطرس کو لائق طاعت کہتا ہے اور ولیم میور صاحب
موصوف تا بیج کلیسیہ کے اول باب میں لکھتے ہیں کہ
مسیح علیہ السلام کے حواریوں اور شاگردوں نے
ایک اوس کی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو نہیں
سمجھا تھا ان کا سب ایمان دنیوی نعمتوں اور
فائدہ دین میں لگا تھا علاوہ اس کے کسی انجیل کے
معنوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ انجیل جس کے
نام سے مشہور ہے اس کی تحریر ہو ایسی مجہول کتاب
اور مجہول شخصوں کی تحریر پر اعتبار کرنا پاوریوں
کا کام ہے دوسروں کو جو کہ ذی فہم ہیں کافی نہیں
بقیہ جواب شہداء از لٹھے عیسوی

اقول معلوم نہیں کہ لفظ حضرات صیغہ جمع سے پاوری
صاحب کسی خاص شخص کو اپنا مخاطب بناتے ہیں یا عموماً
تمام مسلمانوں سے یہ خطاب کرتے ہیں بسکال اول قطع
نظر اور امور کے مخاطب واحد بلفظ الجمع بالکل لغو
ہے کمالاً مخفی۔ اور بصورت ثانی آپ بہت بڑا کرتا
ہیں جو ایسی ویسی کتابوں سے کسی امر حق کا اثبات
کرتے ہیں آپ کو محمدیوں کے مقابلہ میں جمیع امور
کو قرآن ہی سے ثابت کرنا اور ہرگز ایسی ویسی
کتابوں سے ثبوت کی ورپے نہونا چاہیے کیونکہ
عموماً جمیع فرق محمدیہ قرآن ہی کو اپنا مقدس
جانتے اور ماخذ احکام و مصدر اعمال سمجھتے ہیں چنانچہ
ولیم میور صاحب اپنی کتاب لایف آف محمد میں

لکھتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں قرآن
کی حفاظت صرف ان متفرق تقریروں ہی میں
مخبر نہیں تھی یہی وحی الہی تمام مسلمانوں کا بنی
تہا ہر ایک جماعت عام میں قرآن پر ہماروری تھا
اور خلوت میں قرآن کی تلاوت اور ذکر باعث
ثواب عظیم تھا یہ معنوں تمام روایات قدیم میں متواتر
المعنی ہے اور خود قرآن ہی سہی پایا جاتا ہے
اسی کے مطابق ہر مسلمان اسکو کم و بیش حفظ کرتا
تھا اور مسلمانوں کی قدیم سلطنت میں جو شخص
جس معذرت تک قرآن پڑھ سکتا تھا اسی کا اندازہ
کے موافق اسکی قدر و منزلت ہوتی تھی اور عرب
کی رسم سے اوس کی زیادہ تائید ہوتی وہ لوگ
نظم کے توارض مشتاق تھے اور فن کتابت کا سامان
کافی ان کے پاس نہ تھا کہ خطبہ کو لکھہ سکتے اسلئے
مدت سے وہ لوگ اسکی عادی ہو رہے تھے کہ شہا
و خطب کو اپنی دل کی زندہ تختیوں پر منقش کر کہتی
تھے قوت حافظہ ان کی انتہا کی درجہ پر تھی اور
اوسکو وہ لوگ قرآن کی نسبت بکمال سرگرمی
کام میں لاتے تھے اوسکا حافظہ ایسا مضبوط اور
ان کی محنت ایسی قوی تھی کہ حسب روایات
قدیم اکثر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر کی
حیات ہی بڑے صحت سے ساتھ تمام وحی کو حفظ پڑھ
سکتے تھے اور پھر اوسکی میں لکھتے ہیں کہ عرب کا حافظہ
کیسا ہی دیر پا کیوں نہ ہوتا ہم ان تقریروں کو جو
صرف یاد ہی سی لکھی جاتیں ہم بے اعتبار سمجھ لیتے

لیتے لیکن اس امر کی باور کرنے کی وجہ معقول ہے کہ
 خبرے نقیلین جن میں کل قرآن شامل تھا باوجود تغیر
 کل پر محتوی نہیں مسلمانوں نے پیغمبر کے حیات میں
 لکھ لئی تھیں جبکہ ان لوگوں کو لکھنے کی استعداد
 حاصل تھی تو صحیح نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جو چیز ایسی حفاظت
 شدید سے یاد کی جاتی تھی بطرح بکمال احتیاط لکھی
 ہی جاتی ہوگی اور پھر اوسے میں یہ لکھا ہے تمکو
 یہ ہی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تھا
 تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حادث تھی کہ اپنے
 اصحاب میں سے کسی ایک یا دو صحابی کو ان کے پاس
 بھیجتی تھی تاکہ ان کو قرآن اور ضروریات دین
 سکھلا دیں اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ ہدیہ
 امور کے تعلیم کے لئے تحریریں لیا کرتے تھیں پس
 لاجرم یہ نتیجہ نکلا کہ وہ لوگ قرآن کی ضروری سوئز
 ہی ہمراہ لیا کرتے ہوں گے بالتحقیق وہ اجزاء قرآن
 جن پر مذہبی رسوم موقوف تھیں اور جو نماز میں
 اکثر پڑھی جاتی تھیں علاوہ ان تصریحات کے جو
 قرآن ہی میں جو دوس کی مکتوب ہونے پر پائی
 جاتی ہیں ایک صحیح روایت میں عمر رضی اللہ
 عنہ کی مسلمان ہونے کی کیفیت مروی ہے قرآن
 کی بیسویں صورت کی نقل کا تذکرہ ہے جو عمر رضی
 بہن کے گھر میں جو ان کے ذاتی مصرف کے لئے تھی
 یہ اوس زمانہ کا ذکر ہے جو ہجرت سے سیام برس
 پیشتر گذرا تو اگر اس قدر قدیم زمانہ میں قرآن کی
 نقیلین لکھی جاتی تھیں اور عام تھیں وراثتاً ایک
 مسلمان کم اور مظلوم تھے تو یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ جب
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت ہوئی اور یہ کتاب
 اکثر ملک عرب سے لئے شریعت قرار پائی تو ارقم
 قرآن کے نسخے کثرت سے برہ گئی ہونگے اور پھر اوس
 کتاب میں لکھا ہے و حقیقت ایسی احتیاط سے اسکی
 حفاظت ہوئی ہے کہ قرآن کی بیشمار نسخوں میں
 جو اسدم کے کثیر الوست مملکت میں منتشر ہیں بڑی
 اختلاف نہیں ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بالکل
 اختلاف نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات
 کے بعد ایک چارم صدی میں قتل عثمان کے وقت
 سے مسلمانوں میں تنازع اور مخالفیت ہونے
 سے مسلمانوں میں پیوت پڑ گئی تھی تاہم انہیں
 ایک ہی قرآن ہمیشہ سے جاری ہے اور سب
 میں بالاختلاف اسی ایک ہی قرآن کا استعمال
 میں رہنا اثبات نبوت کی ایک لاجواب دلیل
 ہے کہ ہمارے پاس وہی کتاب ہے جو اوس مظلوم
 خلیفہ کے حکم سے لکھی گئی تھی غالباً دنیا میں کوئی
 اور ایسی کتاب نہیں ہے جو بارہ سو برس تک
 ایسی صحیح المتن رہی ہو اور پادری عماد الدین
 صاحب ہدایۃ المسلمین میں لکھتے ہیں کہ قرآن
 آج تک وہی قرآن ہے جو محمد صاحب کی عہد پر
 تھا انتہی۔ پس ان مخالفین کی اقوال سے بخوبی
 ثابت ہو گیا کہ بالاتفاق محمد یوں کی معتبر کتاب
 یہی قرآن شریف ہی ہے جو حسب تصریح ان مخالفین
 کے تھی برطر سے معتبر و معتمد و محفوظ ہے فالفضل

ماہیت بہ الاعداء۔

میا و تاک میں ہے نہ غنچوں کی آڑ کر
نازک ہے عندلیب بہت داربت شاخ

قولہ تفسیر عزیز سورہ بقرہ صفحہ ۵۲۹ و ۵۹۰

میں مرقوم نہیں اور قرآن مروجہ میں نہیں ہیں
وہ آیتیں یہ ہیں احب الذین الی اللہ الخفیۃ

ان ذات الذین عند اللہ الخفیۃ الآخر لکان
لابن آدم و او من ذہب لا یتغنی الآخر۔

اقول اسی پادری صاحب اپنا گرم گرم آنسو چھپتے
اور اپنے عیوب و اخلیہ کو چھپایا چاہتے ہیں یعنی جیسی
درحقیقت ان کے پاس کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی سچی انجیل نہیں بلکہ ان کی بہت بعد جو مختلف
لوگوں نے اپنے قیاس و گمان سے کچھ ان کی
تذکرہ و حالات کو لکھا اور کسی نے معجزات و غلط

کو ایک مجموعہ میں بطور سیر و توکرینج جمع کیا انہیں
مختلف نسخوں کا نام اب انجیل پڑ گیا مگر خیریت ہے

کہ کسی میں اب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام
نہیں چڑھا گیا ہے بلکہ متی و مرقس و یوحنا

دپطرس و برماناس وغیرہم مختلف اشخاص کا نام
ہر انجیل کے شروع میں لکھا ہے اگرچہ پادریوں نے

اب یہ ثابت پاؤں لکھا کہ شروع کیا ہے کہ
اسکے یہ معنی ہیں کہ یہ انجیل ان رسولوں کی معرفت

لکھے گئے جیسا کہ انجیل متی مطبوعہ ۱۸۴۷ء مقام
لندن میں لکھا ہے و انکی اہتمام سے تحریر ہوئی

مگر چونکہ یہ قول بلا دلیل و تاویل غلیل ہے اسلئے بالجمہ
قطعا نہیں کیا جاسکتا کہ یہ انجیل عیسوی ہے اور یہ

مرقس یا یہ لوکا و یوحنا کی ہے اور یہ انجیل متی
اور یہ اصلی ہے اور یہ جعلی ہے اور چونکہ یہ باخود

لفظاً و معناً ایک دوسرے کی بالکل مخالف ہے
اس لئے بموجب اذاتخارضا تھا قضا سے دونوں

محل اجتماع سے خارج و ساقط ہیں ایسے ہی پادری
صاحب چاہتے ہیں کہ معاذ اللہ قرآن کا حال ہی

کر دکھلا دیں اور کسی ذریعہ سے اپنا عیب چھپاؤ
اور عوام کو دایم فریب میں پہنچا دیں مگر یہ

رقیبوں سے نہ کہی ہو رہی طبیعت سیر
ہمارے سامنے وہ اور منہ کی کہانی ہیں

پادری صاحب کو چاہئے کہ اولاً اپنی بزرگوں کی
عبارت کو ذرا بغور ملاحظہ کریں و ثانیاً یہ خیال

فرما دیں کہ ہمارے یہاں فقط یہی ایک قرآن
ہے جو برابر عہد اول سے بدولت تغیر حرفی و تبدل

لفظی و اعرابی بالمتواتر محفوظ منقول چلا آتا ہے
اور یہ بالکل من اول الی آخرہ کلام اللہ ہے

کلام اللہ ہے کسی فرد بشر کا ایک حرف و نقطہ
ہی مخلوط نہیں۔ افلا یتذہرون القرآن ولو

کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً
اور عبد اللہ بن مسعود یا ابی بن کعب وغیرہ کا

قرآن جو پادری صاحب نے بعض بعض کتابوں
میں لکھا ہوا دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ جیسی متی و لوقا

کے انجیل کے بمقابلہ مرقس و یوحنا کی ایک علیحدہ

کتاب ہے ویسی ہی قرآن مرتبہ ابی بن کعب بمقام بلہ
قرآن مولو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی علیہ
ایک دوسرا قرآن جو توریہ پادری صاحب کی خوش
مہنی ہے کیونکہ درحقیقت وہ قرآن ہی قرآن ہے
نہ دوسرا وہ لوگوں کا نام فقط باعتبار تالیف و
جمع کے ہے نہ باعتبار تصنیف و قول کسی جیسا کہ اب
ہی باعتبار کاتب ہونے یا چاہنے یا ملکیت وغیرہ
کی مختلف اشخاص سے طرف قرآن کی نسبت کی جاتی
ہے جیسے آپ نے لکھنؤ و کاپور وغیرہ فہرست کتب
میں دیکھا ہو گا قرآن نو لکھنوی یا قرآن مصطفائی
یا قرآن حنائی یا قرآن لندنی اور آپ نے شاید
کسی اخبار میں یہ بھی دیکھا یا کسی سے سنا ہو گا کہ
یہاں کلکتہ اگر بیشن میں ایک قرآن عالمگیری ہی
ایا ہے تو کیا اسکا یہ مطلب ہے کہ یہ سب قرآن
ان سب لوگوں کا بنایا ہوا ہے حاشا و کلام بلکہ اسکا
مرف ہی مطلب ہے کہ ان قرآنوں کے یہ لوگ
لکھنے والے یا چاہنے والے یا یہ قرآن یہاں و
وہاں کا چھپا ہوا ہے یا اس خاص طرز سے بخلاف
پادری صاحب کی انجیلیوں کے کہ جن لوگوں کا
نام ہر انجیلیوں کے سرے پر لکھا ہوا ہے انہیں کی
بتائی ہوئی ہے نہ ان کی فقط لکھی ہوئی کما اقر بہ
المقرون ایضا اور جیسی پادری صاحب کی اسلام
بیت سے انجیل لکھ گئے ہیں ویسی اذن کی انجیل
بھی اتناک انجیل پر انجیل لکھی جاتی اور نمبر بڑھای
جاتے ہیں چنانچہ کتب فہرست مشن لوہپیانہ میں

ایک کتاب کسٹی انجیل داؤد مندرج ہے اور پھر
یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حسب تصریح علما و عیسائیہ
کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمع کیا ہوا قرآن بلا تفرق
بتدیل تک موجود ہے چنانچہ ولیم میور صاحب
اپنی کتاب لایف آف محمد میں لکھتے ہیں نہایت
قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہر ایک فرقہ
قرآن کا صحیح اور بلا تبدیل محمدی کا کہا ہے اور
اوس کے نتیجہ میں جیسا کہ دال بھرنی کہا ہے کہتے
ہیں کہ قرآن کو ہم بالیقین ایسا ہی محمد کا کلام سمجھتے
ہیں جیسا کہ مسلمان اوسکو کلام الہی سمجھتے ہیں
اور عثمان کا نسخہ ہم تک بلا تحریف چلا آتا ہے
انتہی۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کا نسخہ اخیر میں مرتب کیا گیا ہے اور ابی بن کعب
وغیرہ کا نسخہ اس کے پیشتر تھا پس بوقت ترتیب قرآن
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سب نسخوں کو منگوایا
اور بیت لوگوں کو اس کا عظیم پر مقرر رکھا تھا اور
یہ نسخہ موجودہ ان سب نسخوں سے مقابلہ کر کے مرتب
کیا گیا ہے پس اسلئے ہی نسخہ عثمانیہ جامع جمیع نسخہ قرآنیہ
ہے اسلئے مطلق قرآن کا اطلاق اسی پر کہا جاتا ہے
و باجماع موافقین مخالفین میں اولیٰ آخرہ بالکل
کلام اللہ سمجھا جاتا ہے اور حضرت عثمان اور عبد اللہ
بن مسعود اور ابی بن کعب غیر ہم سب حضرات اس کے
مؤلف جامع تھے نہ کہ مصنف و قائل کہا زعم الزاعمون
و ارتقونی بہ المنکرون۔ نہ کچھ تیزی چلی باد
صبا کی۔ بگرنے پر ہی زلف اسکے بنا کی۔ باقر آئندہ

مسلمان لڑکیوں کے واسطے اردو کی پہلی کتاب

یہ کتاب صغیر سن لڑکیوں کے واسطے بنائی گئی ہے اس لئے اس میں ان باتوں کا لحاظ رکھا ہے۔ عبارت سلیس ہو۔ الفاظ ایسے ہوں جن کا ترجمہ اور سمجھنا مشکل نہ ہو۔ ہر ایک فقرہ جدا جدا ہو۔ تاکہ مطلب جلد ہی سمجھ میں آجائے دینی مسائل

کو لڑکیوں کے سمجھ کے موافق نہایت آسان آسان بیانوں کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے خدا کا جلال ایسے چیزوں کے ذکر سے بیان کیا ہے جو ہر

ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہیں اور جن کے ساتھ اکثر دن کو کام پڑتا ہے اور اسی ان کی معلومات کی ترقی ہی ہوتی جاتی ہے نماز روزہ سے ادا کرنے کی حاجت آتا ہے۔ تاکہ بچپن ہی

سے ان فرایض کے ادا کرنے کی طرف ان کی توجہ ہو۔ چیزوں کا بیان اس طرح نہیں لکھا کہ ان کی نسبت کسی طرح کا انوچیاں دلیں بیٹھے بلکہ ایشا کے حقیقی اور ضروری فائدے بیان کئے گئے ہیں جن نیک عادتوں کا اختیار کرنا عورتوں اور

مردوں کے واسطے ضروری ہے۔ ان کا بیان مختلف پیرایوں میں بار بار کیا گیا ہے تاکہ ایسی عادتوں کی بزرگی ان کے دلوں میں بیٹھے اور ان کی طرف رغبت پیدا ہو۔

ایمان کے وہی قاعدے برتے گئے ہیں جو پنجاب کے مسند رشتہ تعلیم کی درسی کتابوں میں برتے

جاتے ہیں کیونکہ ان قاعدوں کے ذریعہ عبارت کے پڑنے میں آسانی ہوتی ہے چونکہ طریقہ تعلیم کی کتابوں میں لکھا ہے کہ چھوٹے بچوں کے واسطے جلی قلم کی کتابیں مفید ہوتی ہیں اس لئے اس کتاب کو جلی قلم سے لکھایا گیا ہے اور الفاظ جدا جدا لکھے ہیں تاکہ پڑنے میں آسانی ہو۔

برہما کا فن

برہما کے جلد فتح کرنے کی کسر خدا روں کی مدافعت میں نکلی جاتی ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ تار برقی میں برہما کے خدا روں کی کوٹ مارا دے یا کانہ

تقدیوں کی خبر ہم نہ پڑتے ہوں۔ آج کیا ہے ایک شہزادہ خدا روں کا افسر بکر برسر مقابلہ آیا اور شکست کھا گیا یا دے گیا۔ آج کسی کہانی میں چسپے ہوئے خدا روں کے سرا دہایا اور گورنمنٹ افسر کو اور فوج سرکاری کو کسی قدر زک دی

آج رات کو باغیوں نے ریلوے افسر کا گھر لوٹ لیا دو چار افسر کی قدر زخمی ہوئے انیس کمز نے تھاقب کیا اور خدا روں کو بھگایا غرضیکہ بہت بڑا تر زلزل

انتظام برہما میں واقع ہے اور ہم آج تک نہیں جانتے کہ گورنمنٹ کہاں تک دھان کے انتظام اور انسداد تشدد و فساد میں کامیاب ہوئے سر دست تو یہہہ دیکھتے ہیں کہ برہما کی موجودہ فوج خدا روں کی مدافعت کے لئے غیر کافی سمجھی گئی ہے اور بنگالی پلٹین برہما

کی طرف روانہ ہوتی ہیں ان واقعات کی نظر سے گو ہزار اخبار اور ملیگرام ہنگو دلاسہ دیا کریں کہ خدا رو

کی کمی فوج ضعیف اور ان کے حوصلے پست ہو چکے ہیں
مگر ہم (ریاض الاخبار) مطمئن نہیں ہو سکتے اس باغی
جماعت میں صرف وہی لوگ نہیں ہیں جو ہمیشہ سے
لوت مار اور عذاری کا پیشہ رکھتے تھے اور انگریزی
حکومت کے انتظام میں اپنی زیریت کو بدترک و ترک
سمجھ کر جنہوں نے کہ جانیں دینے پر کمر باندھ ہی ہے
بلکہ غالباً اس جماعت میں وہ لوگ ہی شامل ہیں
جو شاہ بروما کی معزولی کے بعد خاندان شاہی میں
سے کسی دوسرے شخص کی مسند نشینی کے منتہی تھے
اور جن کو یقین تھا برٹش گورنمنٹ شاہ تہیبا
کو معزول کر کے انتظام پر مابالاستقلال اپنے
ہاتھ میں نہ لے لیگی بلکہ کوئی اور مستحق ذی قیامت
اس تاج و تخت کا وارث قرار دیا جائیگا۔

فرانس

فرانس مصر میں انگلستان کو نقصان پہنچانے کی پرتیبہ
کر رہا ہے چنانچہ مختار پاشا نے فوج مصر کی انتظام
کے واسطے جو تجاویز حال میں مرتب کی ہیں ان سے
صاف واضح ہوتا ہے کہ یہ کوشش مصر سے انگریزوں
کو نکلنے کی غرض سے ہو رہی ہے خبر ہے کہ قاہرہ
میں فرانسیسو کلا رعب و داب بڑھتا جاتا ہے اور
خدیو مصر کو یہ ترغیب مل رہی ہے کہ وہ انگریزوں
کو صاف کہہ دے کہ میں خود اپنے ملک کا انتظام کر کے
حکومت کرنی چاہتا ہوں۔

قحط مصر اس

شعبہ کے قحط مصر اس میں جو بربادی رعایا نے اٹھائی

اس کی سرکاری کاغذات میں اب شہر سو ہی ہے
اس کے مطالعہ سے روٹنے کے کھڑے ہوتے ہیں اس
قحط میں ایک لاکھ پچاس ہزار کنبے جو دیہات میں
رہتے تھے معدوم ہو گئے ۲۲ لاکھ ۷۸ ہزار ۱۳۵
ایکڑ قابل زراعت اراضی نکمی پڑی ہے جسکی
مالگذاری میں ۱۹ لاکھ ۵۴ ہزار روپیہ سالانہ
سیرکار کو آتا تھا اس میں سے ۷ لاکھ ۱۷ ہزار ایکڑ
ارضی بوجہ مفلسی زمینداران بقیہ مالگذاری
کے عوم میں سرکار کے قبضہ میں آئی لاکھوں
اومی روٹی کے چات سے عیسائی بنائے گئے
تو بہ۔ نقطہ۔

روسی جہان

جنگی قواعد میں روسی جہان نے ہماری فوج پر
یہ رائے دی ہے کہ کچھ ہی تشویش نہیں ہے
میں اس ہندوستانی فوج سے خائف نہیں۔ نہ
اوس کی تعداد کی اور نہ اوس کی صفت کی
پر واکر تاہوں۔

گلزار اجنار

ہمارا جو دبیب سنگد عدن سے واپس روانہ لندن گئے۔
حاجب گورنر مدس کی شخصیت ناقابلیت تو لائین چاہیے
جنگ تیاری کے لئے انگلستان بھاڑا رو سکے خشک کیا گیا۔
کہتے ہیں پیر پاشا سفید مقید کو حکومت سوزدن سپرد کریں۔
عربی پاشا کے رمانی کے دن قریب تر نظر آتے ہیں۔
فرانس نے صاف کہہ دیا کہ میں تو یونان کا طرفدار ہوں
ہندی نو جنگی واپسی سوزدن کے لئے جہاز کرایہ کوئے گئے۔

بیکاروں کی فسادوں کی آگ ملک سونیزر بند پڑی
ہی دیکھ اُدھی۔

ملکہ نے لگا بکرنے لیک کر و زفرانک ہر جانہ و جہانہ
جنگ فرانس کو دیا۔

امیر خارانے زار روس کو دعوت کا نیوٹ بھیجا ہے۔
روس کی کوشش فارس کے ہضم کرنے میں چورن
کا کام دیتی ہے۔

۲۵ ہزار نئی بندوقین انگلستان حکم دیا فوراً تیار ہوں
فرانس و جبرسنی کے جنگ تل کے لئے ۸ لاکھ فوجیں تیار
کی گئیں۔

ملکہ انگلستان کے اختیار حکومت روز بروز غضب ہو رہی ہیں
عدن کی قلعہ بندی کے لئے ۲۴ لاکھ روپیہ گورنمنٹ نے
منظور کیا ہے۔

معدان سودان گفتگو کرنے کا کام علی رضا بیگ کو عطا
برما میں معدنوں کی سختی سے انگریزی فوج کا ناکین دم اگیا
ہو سکو تو ملک چھوڑ دیا جا بہانہ کی تلاش و پیش ہے۔

پھر کہتے ہیں شاہ ایران روسیوں ایو بخان کو مانگا۔
سودان میں باغیوں کا زور پھر عود کر آیا ہے۔
۱۲۰۰ ہس وقت تلم یور و کپ انگلیو نیپر نچا رہا ہے۔

خبر آئی ہے کہ روس میں نہایتوں کے فساد پھر
منو اور ہو چلے۔

روس میں بحث و پیشہ پیشا ورنک میل بڑا دیکھا گیا
جنگ حال میں بحری طاقت انگلستان خوب لطف دیکھا
غضب دیا گیا۔

جمہوری خیالات کی روز افزون ترقی شاہی خاندان

انگلستان میں تشویش کا باعث ہوگی۔
وسط ایشیہ میں زار روس کی آؤ بیگت کے لئے تیار ہوں
کی عظیم الشان دہوم ہے۔

روم و یونان کا جھگڑا ایک معما ہی بنیں جانے کیسے حل ہوگا
فرانس کوشش کرتا ہے انگلستان کی تجارت مشرق میں بڑا
سودا یون کا سفیر گفتگو مسلم کے لئے قاہرہ کو روانہ ہوا۔
روم کو بڑھلا یونان کی ہمدردی و یورپ میں خفیہ اور عام ہے۔
قیصر ہند نے قیصر چین کو عالیشان تحائف مولواری
خطاب بھیجے ہیں۔

حیرانی ہو تو یہ ہر دلیپ سنگھ سے کونسی حرکت مشکوک قوع میں آئی
عدن میں مہاراجہ دلیپ سنگھ رزیدنت انگریزی جہان میں
دلیپ سنگھ کے در و درگرا گرم خفیہ سرکاری خط و کتابت جاری
کہتے ہیں مہاراجہ دلیپ سنگھ عدتے واپس لا بھیجے جا دیں گے۔

آہنوں کے عد نہیں پگڑی سمیت ایسی لباس اختیار کر لیا ہے۔
علاوہ اسکے ویسی زبان ہی بولنے لگے تھے سب لالہ کار لگیا۔
گورنمنٹ سوچتی ہے کہ شاہ برما کا کیا وظیفہ مقرر کرے۔

لیدی فرن فنڈ جمع کر نہیں سہرکاری عیب می طرح ڈالتے ہیں
امیر عبدی ساحل سوئی پر علاوہ قتل یورپ میں کیو انگریز و مسلمان
ایکس ہفتہ کی میعاد طاقت دیا یورپ کے یونان کو اور دی

انگلستان و تصفیہ کیا مصر کو آخر حکمتہ زخیف انگریزی رہنگر
بارہ ہزار رینڈہ فوج رکھنے کی جا رہے سر کو نہیں ہوگی۔

کابل کی خبریں ظاہری بلوں امان کے اچکل آتی جاتی ہیں۔
برما میں انگریزی فوجی تعداد ۵۰ ہزار ہو گئی خفا جاری ہیں۔
علاوہ سو مالی جہا یورپ میں قتل عام ہوا عدن کے مقابل ہے۔

تاریت ہو گذشتہ جنگ جبرسنی میں زخم عورتیں مردانہ لباس میں زمین۔

زائنہ جبرنی کے تعلقاً باہمی جو کثیدگی جنگ کی طرف تایل میں	جناب منشی من علی صاحب کشمیری
سودان انگریزی فوج کی روٹنگی مکرر خوشامد دلاتی ہے۔	جناب مولوی مرزا احمد صاحب حکیم
یونان قلم یورپ کو لٹکارا تمہارے خط کی پروا نہیں۔	جناب محمد علی صاحب برقی
وہ زانی پر تیار ہے حقوق پر لڑے گا اگر یورپ فیصلہ نہ کرے گا	جناب حاجی احمد محمد صاحب جیت پوری
زائنہ یونان کی تائید کی معاملہ سخت بگاڑ پرین۔	جناب فتح خان صاحب سارہ

رسید زر

بشکوری تمام ان کمانت فرماؤں کے نام ورج ذیل کے جاتے ہیں
جنہوں براہ حجت اسلامی زرچندہ مطبع کی امداد فرمائی۔

جناب منشی محمد عبد الحمید صاحب جلیانی گودھی	جناب منشی محمد علی صاحب بہراپوری
جناب شیخ ابراہیم صاحب سکرری انجمن پونہ	جناب شیخ رمضان صاحب گول گہات
جناب مرزا احمد صاحب مورسی	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب دادا میان صاحب دایری	جناب شیخ رمضان صاحب گول گہات
جناب ڈاکٹر کریمت اللہ صاحب کابل	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب محمود میان صاحب	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب شیخ قاسم صاحب مدنی	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب شیخ صاحب بازار لبریری اگیت پور	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب حاجی محمد صدیق سینہ بوساطت جناب منشی	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
محمد و خان صاحب دیوولی	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب منشی محمد رفیع صاحب تندی	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب نجم الدین صاحب سمان	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب محمد حمید اللہ خان صاحب جمہور	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب میان غلام سرور صاحب ڈاکٹر حبشی	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب حافظ عبد الحکیم صاحب دیوولی	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب شیخ عبد العلی صاحب	جناب نبی علی صاحب میرا پوری
جناب امام الدین صاحب بوساطت مساند گور	جناب نبی علی صاحب میرا پوری